امام کو دوسرے سجدے میں پایا، توشامل ہو جائے یا انتظار کرے؟

ریفرنس نمبر:Faj-6920 تاریخ:21-01-2022

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں آئے اور امام صاحب پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوں، تو اس شخص کو پہلی رکعت تو نہیں ملی، جس کی وہ قضا امام کے سلام کے بعد کرے گا، سوال یہ ہے کہ کیا دوسرے سجدے میں امام کے ساتھ شامل ہو سکتا ہے؟ اگر شامل ہو گیا، تو جو ایک سجدہ رہ گیا ہے، وہ بھی اس کو کرنا ہو گا یا ایک سجدہ کر کے امام صاحب کے ساتھ کھڑا ہو جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب کوئی شخص امام کو دوسرے سجدہ میں پائے تو بہتر یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ اور سجدے کی تکبیر کہتے ہوئے بغیر ثناء پڑھے امام کے ساتھ دوسرے سجدہ میں شامل ہو جائے، اس پر پہلے سجدے کی قضا لازم نہیں ہو گی، بلکہ رہ جانے والی رکعت کو دو سجدوں کے ساتھ امام کے سلام کے بعد ادا کرنا اس پر لازم ہو گا۔

اگر کوئی شخص اس موقع پر امام کے کھڑے ہونے کا انتظار کرے، پھر نماز میں شامل ہو، تو ایسا کرنا گناہ نہیں، البتہ مستحب یہ ہے کہ امام جس حالت میں بھی ہو اس کے ساتھ شریک ہو جائے، انتظار نہ کیا جائے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں مذکورہ شخص کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہے اور پھر دوسری تکبیر کہتے ہوئے امام کے ساتھ دوسرے سجدے میں شامل ہو جائے، ایک سجدہ کر کے امام صاحب کے ساتھ ہی اگلی رکعت کے قیام کے لیے کھڑا ہو جائے۔ ایک سجدہ جو رہ گیا ہے، اس کو الگ سے ادا نہیں کرنا ہو گا، بلکہ صرف ایک رکعت جو رہ گئی ہے، وہی دو سجدوں کے ساتھ امام صاحب کے سلام کے بعد ادا کرنی ہو گی۔

جامع الترمذی میں ہے:"قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اتی احد کم الصلاۃ والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام"یعنی جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے اور امام جس حالت میں ہو، تووہ شخص بھی وہی کرے، جو امام کر رہا ہے۔

(جامع الترمذی، باب ماذکر فی الرجل یدرک الإمام وھو ساجد کیف یصنع، صفحہ 195، مطبوعہ بیروت)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے:" والاظھران معناہ اذا جاءاحد کم الصلاۃ والامام علی حال اي من قیام اور کوع او سجود او قعود فلیصنع کما یصنع الامام اي فلیقتد بہ في افعالہ ولا یتقدم علیہ ولا یتأخر عنہ وقال ابن الملک اي فلیوافق الامام فیما ھو فیہ من القیام اوالرکوع اوغیر ذلک یعني فلا ینتظر رجوع الامام الی القیام کما یفعلہ العوام"یعنی اظہر یہ ہے کہ اس حدیث پاک کا معنی یہ ہے، جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے اور امام جس حالت میں ہو، قیام میں ہو یا رکوع میں ہو یا سجود میں ہو یا قعود میں، تو وہ کرے جو امام کر رہا ہے یعنی امام کے افعال میں اس کی اقتدا کرے، نہ امام سے آگے بڑھے، نہ اس سے پیچھے رہے۔ ابن ملک نے فرمایا: اس حدیث پاک کا معنی یہ ہے کہ امام کی موافقت کرے، اس رکن میں جس میں وہ امام ہے یعنی قیام میں یا رکوع میں یا اس کے علاوہ کسی رکن میں، یعنی امام کے قیام کی طرف لوٹنے کا انتظار نہ کرو جیسا کہ عوام کرتی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد3، صفحہ200، مطبوعہ کوئٹہ)

بخاری شریف میں وارد حدیث پاک کا جزء ہے:"فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا"یعنی (امام کی نماز سے) جو تم پالو، وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے، اس کو بعد میں مکمل کرو۔

(صحیح البخاری مع شرح عمدۃ القاری، جلد5، صفحہ222، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:"فیہ استحباب الدخول مع الامام فی ای حالۃ وجدہ علیھا"یعنی اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ امام کو جس حالت میں پائے، اس حالت میں شریک ہو جائے، یہ مستحب ہے۔ (عمدۃ القاری، جلد5، صفحہ223، مطبوعہ کوئٹہ)

امام کو سجدے میں پایا، تو ایسی حالت میں نماز میں شامل ہونا درست ہے۔ ردالمحتار میں ہے: ”من ادرک الامام فی السجود صح شروعہ“ یعنی جس نے امام کو سجدہ میں پایا، تو اس کا نماز میں شروع ہونا درست ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد3، صفحہ135، مطبوعہ کوئٹہ)

دوسرے سجدے میں شامل ہوا، تو پہلے سجدے کی قضا نہیں۔ مبسوط سرخسی میں ہے: ”وقد سجد الامام السجدۃ الاولی قبل ان یصیر ھو مقتدیا بہ فلا یلزمہ بذلک السجدۃ للمتابعۃ وسجد السجدۃ الثانیۃ بعد ما صار ھو مقتدیا“ یعنی مقتدی بننے سے پہلے ہی امام نے ایک سجدہ کر لیا، تو وہ سجدہ اُولیٰ متابعت کی وجہ سے لازم نہیں اور اب مقتدی بننے کے بعد دوسرا سجدہ کرے۔

(مبسوط سرخسی، جلد2، صفحہ146، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا، تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا، تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا، تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔“

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ523، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

18جمادی الثانی 1443ھ/21جنوری 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے